آیت نمبر 27 سے لے کر آیت نمبر 49

عظمت اصحاب صفہ رض

اللہ کی خاص رحمت سے قرآن آسان کورس کے اس مبارک سلسلے میں آپ تشریف لائیں ہیں آج انشاءاللہ العزیز سورۃ کہف کی آیت نمبر 27 سے لے کر آیت نمبر 49 پڑھنے کی سعادت نصیب ہوگی آپ کے پاس ترجمہ موجود ہے قرآن کی آیت کو سننے کی سعادت حاصل فرمائیں۔

**وَ اتْلُ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنْ کِتَابِ رَبِّکَ- لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِہٖ-وَ لَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِہٖ مُلْتَحَدًا(٧٢) وَ اصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ
الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدٰوۃِ وَ الْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ وَ لَا تَعْدُ عَیْنٰکَ عَنْھُمْ-تُرِیْدُ زِیْنَۃَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا-وَ لَا تُطِعْ مَنْ
اَغْفَلْنَا قَلْبَہٗ عَنْ ذِکْرِنَا وَ اتَّبَعَ ھَوٰىہُ وَ کَانَ اَمْرُہٗ فُرُطًا(٨٢) وَ قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ-فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّ مَنْ شَآءَ
فَلْیَکْفُرْ-اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًا-اَحَاطَ بِھِمْ سُرَادِقُھَا-وَ اِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ کَالْمُھْلِ یَشْوِی الْوُجُوْہَ-بِئْسَ
الشَّرَابُ-وَ سَآءَتْ مُرْتَفَقًا(٩٢) اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا(٠٣)
اُولٰٓئِکَ لَھُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھِمُ الْاَنْھٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْھَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَھَبٍ وَّ یَلْبَسُوْنَ ثِیَابًا خُضْرًا مِّنْ
سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ مُّتَّکِـِٕیْنَ فِیْھَا عَلَی الْاَرَآئِکِ-نِعْمَ الثَّوَابُ-وَ حَسُنَتْ مُرْتَفَقًا(١٣) وَ اضْرِبْ لَھُمْ مَّثَلًا رَّجُلَیْنِ
جَعَلْنَا لِاَحَدِھِمَا جَنَّتَیْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّ حَفَفْنٰھُمَا بِنَخْلٍ وَّ جَعَلْنَا بَیْنَھُمَا زَرْعًا(٢٣) کِلْتَا الْجَنَّتَیْنِ اٰتَتْ اُکُلَھَا وَ لَمْ تَظْلِمْ
مِّنْہُ شَیْــًٔا-وَّ فَجَّرْنَا خِلٰلَھُمَا نَھَرًا(٣٣) وَّ کَانَ لَہٗ ثَمَرٌ-فَقَالَ لِصَاحِبِہٖ وَ ھُوَ یُحَاوِرُہٗۤ اَنَا اَکْثَرُ مِنْکَ مَالًا وَّ اَعَزُّ
نَفَرًا(٤٣) وَ دَخَلَ جَنَّتَہٗ وَ ھُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِہٖ-قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنْ تَبِیْدَ ھٰذِہٖۤ اَبَدًا(٥٣) وَّ مَاۤ اَظُنُّ السَّاعَۃَ قَآئِمَۃً-وَّ لَئِنْ
رُّدِدْتُّ اِلٰی رَبِّیْ لَاَجِدَنَّ خَیْرًا مِّنْھَا مُنْقَلَبًا(٦٣) قَالَ لَہٗ صَاحِبُہٗ وَ ھُوَ یُحَاوِرُہٗۤ اَکَفَرْتَ بِالَّذِیْ خَلَقَکَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ
مِنْ نُّطْفَۃٍ ثُمَّ سَوّٰىکَ رَجُلًا(٧٣) لٰکِنَّا ؟ ھُوَ اللّٰہُ رَبِّیْ وَ لَاۤ اُشْرِکُ بِرَبِّیْۤ اَحَدًا(٨٣) وَ لَوْ لَاۤ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَکَ قُلْتَ
مَا شَآءَ اللّٰہُ-لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ-اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْکَ مَالًا وَّ وَلَدًا(٩٣) فَعَسٰی رَبِّیْۤ اَنْ یُّؤْتِیَنِ خَیْرًا مِّنْ جَنَّتِکَ وَ
یُرْسِلَ عَلَیْھَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِیْدًا زَلَقًا(٠٤) اَوْ یُصْبِحَ مَآؤُھَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِیْعَ لَہٗ طَلَبًا(١٤) وَ
اُحِیْطَ بِثَمَرِہٖ فَاَصْبَحَ یُقَلِّبُ کَفَّیْہِ عَلٰی مَاۤ اَنْفَقَ فِیْھَا وَ ھِیَ خَاوِیَۃٌ عَلٰی عُرُوْشِھَا وَ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُشْرِکْ بِرَبِّیْۤ
اَحَدًا(٢٤) وَ لَمْ تَکُنْ لَّہٗ فِئَۃٌ یَّنْصُرُوْنَہٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَ مَا کَانَ مُنْتَصِرًا(٣٤) ھُنَالِکَ الْوَلَایَۃُ لِلّٰہِ الْحَقِّ-ھُوَ خَیْرٌ ثَوَابًا
وَّ خَیْرٌ عُقْبًا(٤٤) وَ اضْرِبْ لَھُمْ مَّثَلَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا کَمَآءٍ اَنْزَلْنٰہُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِہٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ ھَشِیْمًا
تَذْرُوْہُ الرِّیٰحُ-وَ کَانَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّقْتَدِرًا(٥٤) اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ زِیْنَۃُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا-وَ الْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ
خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ ثَوَابًا وَّ خَیْرٌ اَمَلًا(٦٤) وَ یَوْمَ نُسَیِّرُ الْجِبَالَ وَ تَرَی الْاَرْضَ بَارِزَۃً-وَّ حَشَرْنٰھُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْھُمْ**

اَحَدًا (۴۷) وَ عُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا–لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ–بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ
مَّوْعِدًا (۴۸) وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَ يَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّ
لَا كَبِيْرَةً اِلَّا اَحْصٰىهَا–وَ وَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا–وَ لَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا (۴۹)

آیت نمبر 27 سے لے کر 49 تک پڑھا گیا چونکہ یہ ایک ہی موضوع اور ایک ہی گفتگو ہے اس لیے اس ک اوپر غور کرنے کی سعادت نصیب ہوگی سورہ کہف اپنی جگہ ایک بڑی شان دار سورۃ ہے اور اس کا دوسرا موضوع آپ کے سامنے ہے۔

آیت نمبر 27

آیت نمبر 27 میں اللہ نے ارشاد فرمایا

پڑھ کر سنایئے انہیں جو وحی کیا جاتا ہے آپ ﷺ کی طرف آپ ﷺ کے رب کی کتاب سے کوئی بدلنے والا نہیں اس کے ارشادات کا اور نہیں پائیں گے آپ ﷺ اس کے سوا کوئی پناہ گاہ۔ واضح کیا گیا کہ اے نبی ﷺ آپ کی ڈیوٹی ہے کہ آپ ﷺ اس قرآن کی تلاوت کیا کریں **وَ اتْلُ مَاۤ اُوْحِیَ** کے الفاظ سے یہ آیت شروع کی گئی آپ تلاوت کریں وہ الفاظ جو ہم نے آپ کو بھیجیں ہیں۔

وحی نازل ہونے کے مختلف انداز

☆ پہلا انداز

حضور ﷺ کے پاس بہت سے انداز میں وحی آتی تھی کبھی وحی اس طرح آتی کہ باقاعدہ جبرائیلؑ باقاعدہ انسانی شکل میں آپ کو وحی سناتے اور آپ اسے یاد فرما لیتے اسے دہراتے یاد کر لیتے۔

☆ دوسرا انداز

دوسرا طریقہ یہ ہوتا تھا کہ آقا ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے یوں محسوس ہوتا کہ مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی آواز وہ میرے کانوں میں آرہی ہے یا دور سے کوئی گھنٹیاں بج رہی ہیں وہ گھنٹیوں کی آواز اور مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی ارتعاش vibration مجھے محسوس ہوتی یہ نوٹ کرتے جائیں باتوں کو تو وہ vibration محسوس ہوتی یا گھنٹیوں کی آواز ہوتی۔

دوسرا طریقہ یہ ہوتا تھا کہ آقا فرماتے ہیں کہ مجھے یوں محسوس ہوتا کہ مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی آواز وہ میرے کانوں میں آرہی ہے یا دور سے کوئی گھنٹیاں بج رہی ہیں وہ گھنٹیوں کی آواز اور مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی ارتعاش vibration مجھے محسوس ہوتی یہ نوٹ کرتے جائیں باتوں کو تو وہ vibration محسوس ہوتی یا گھنٹیوں کی آواز ہوتی۔

☆ تیسرا انداز

یا پھر اسی طرح حضرت جبرائیل آتے تو اسی طرح مختلف انداز ہوتے۔

☆ چوتھا انداز

بعض دفعہ آقا ﷺ پر ان تینوں میں سے کوئی بھی کیفیت نہ ہوتی اور direct آپ ﷺ کے اوپر الفاظ قرآن اتارے جاتے تو اس طرح بہت سی کیفیات ہوتی جس سے آقا کو اللہ کا کلام ملا کرتا۔

تو اللہ نے واضح کر دیا کہ اے نبی آپ ﷺ پڑھ کر سنایئے اس کو پڑھیں ذرا آپ کیوں کہ آپ جب پڑھیں گے تو کیوں کہ آپ ﷺ کی الفاظ کی تاثیر چونکہ بہت زیادہ ہے کیوں کہ آپ ﷺ کے لہجے کی تاثیر اپنی ہے اور جب آپ ﷺ خود جب اسے پڑھیں گے تو آپ ﷺ خود بھی عرب ہیں اور آپ فصیح الکلام بھی ہیں آپ کے کلام میں بڑی فصاحت ہی تو

میرا کلام تو بہت ہی اعلی ہے لیکن ذرا آپ ﷺ پڑھیں گے تو مزہ آئے گا لہذا آپ ﷺ پڑھیے اس کو پڑھیں آپ تا کہ اس کی اثر آفرینی لوگوں کے سامنے ظاہر ہو اور ساتھ یہ بھی فرما دیا کہ کوئی بدلنے والا نہیں ہے اس کے ارشادات کا ایک دفعہ ہم نے نازل کر دیا ہے اس کے اندر اب ہم تحریف نہیں کریں گے اور یہ اسی طرح رہے گا جو ہم نے اتار دیا ای اسی طرح رہے گا قیامت تک رہے گا انشاءاللہ قرآن میں کوئی بدل ہونے والا نہیں ہے یہ بھی فرمایا کہ کوئی بھی آپ ﷺ کے سوا پناہ گاہ بھی نہیں تو اگر کوئی قرآن کو چھوڑ کر کسی جگہ اگر جانا چاہتا ہے تو آپ ﷺ کے سوا کہاں جائے گا لہذا جس کا کلام ہے وہی اس کی آخری پناہ گاہ ہے تو قرآن پاک کی فضیلت اور صاحب رآن کو یہ نسیحت کی جا رہی ہے کہ آپ اس کی تلاوت کیا کریں اس کو پڑھ کر سنایا کریں لوگوں کو لہذا آج تک اس بات کو جو ہے وہ مبلغیں میں، صوفیاء میں، علماء میں اس بات کو بہت weightage حاصل ہے کہ قرآن کی آیات سے جو برکت پیدا ہوتی ہے قرآن کے اپنے متن سے جو برکتپیدا ہوتی ہے وہ وہ کسی کی تقریر سے پیدا نہیں ہو سکتی لہذا آپ کو جہاں کہیں موقع ملے قرآن کی آیات کو پڑھنے کی کوشش کریں اس کی بڑی برکت ہے بہت بڑی برکت ہے متن قرآن کیوں کہ وہ direct اللہ کا کلام ہے اس کی بڑی برکت ہے ابھی میں نے آپ کے سامنے حلانکہ میں اگر چاہتا تو صرف ترجمہ پڑھ سکتا تھا لیکن برکت اتنی بڑی ہے تو جونہی میں نے آیات پڑھیں ہیں ان کا اپنا نور اترا ہے زمیں پر ان کے ساتھ فرشتے اترے ہیں ایک ایک زبر، پیش، جزم کے ساتھ فرشتے جڑے ہوئے ہیں ایک ایک حرف کے ساتھ فرشتے جڑے ہوئے ہیں یہ اللہ کا کلام ہے مل کر کہو سبحان اللہ لہذا اس کو جب پڑھا جائے گا تو اس کے اندر جو معاملات ہیں وہ بڑے حسین ہیں پڑھنے کی بڑی برکت ہے تو حضور ﷺ کو بھی یہی کہا جا رہا ہے کہ آپ اسے پڑھیے تلاوت کیجیے (سبحان اللہ)

آیت نمبر 28

آیت کریمہ جو اس وقت میرے سامنے ہے یہ آیت کئی بار درسوں میں سعادت نصیب ہوئی اور قبلہ عالم سے اس کو سنا اور میرے اوائل کے دن تھے جب نئی نئی بات کی ہوئی تھی اور حضرت صاحب کے ساتھ وقت گزرا کرتا تھا تو اس وقت اس آیت کو سننے کی سعادت ملی تھی اس کو علاوہ اور بھی بیت سی جگہوں پر اس کا موقع نصیب ہوا ایک ایسی خوبصورت آیت ہے کہ جو عشق والا ہے اس کے لیے بہت انرجی بنے گی جو پیار ویلا ہے محبت والا ہے جس کے دل میں آقاؐ کی محبت ہے اسلام کا جس کے دل میں نور اترا ہوا ہے اس کے لیے اس آیت میں بہت کچھ ہے کیا کہا

وَ اصۡبِرۡ نَفۡسَکَ مَعَ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ رَبَّہُمۡ اے نبی آپ ﷺ روکے رکھیے اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے رب کو صبح اور شام پکارتے رہتے ہیں اپنے آپ کو ان لوگو ں کے ساتھ جو اپنے رب کو صبح اور شام پکارتے رہتے ہیں **یُرِیۡدُوۡنَ وَجۡہَہٗ** اور وہ کیوں پکارتے ہیں وہ اس کی رضا کے طلبگار ہیں اس لیے وہ اللہ کو پکارتے ہیں ان کی رضا کا مقصد اللہ کی رضا ہے **وَ لَا تَعۡدُ عَیۡنٰکَ عَنۡہُمۡ** اور آپ کی نگاہیں ان سے ہٹیں نہیں اور آپ کی نگاہیں ان سے ہٹ نہ جائیں **تُرِیۡدُ زِیۡنَۃَ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا** کیا آپ چاہتے ہیں دنیاوی زندگی کی زینت اور نہ پیروی کیجیے اس بدنصیب غافل کی جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور وہ اتباع کرتا اپنی خاہش کا اور اس کا معاملہ حد سے گزر گیا.

پھر ترجمہ سنیے۔

آپ ﷺ روکے رکھیے اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے رب کو صبح اور شام پکارتے رہتے ہیں اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے رب کو صبح اور شام پکارتے رہتے ہیں اور وہ کیوں پکارتے ہیں وہ اس کی رضا کے طلبگار ہیں اس لیے وہ اللہ کو پکارتے ہیں ان کی رضا کا مقصد اللہ کی رضا ہے اور آپ کی نگاہیں ان سے ہٹیں نہیں اور آپ کی نگاہیں ان سے ہٹ نہ جائے کیا آپ چاہتے ہیں دنیاوی زندگی کی زینت اور نہ پیروی کیجیے اس بدنصیب غافل کی جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور وہ اتباع کرتا اپنی خاہش کا اور اس کا معاملہ حد سے گزر گیا.

متن آیت نمبر 28

کیوں نازل ہوئی یہ آیت اور اس کے پیچھے کیا وجہ بنی حضورؐ تشریف رکھتے تھے کہ عنینہ بن حسن یہ قبیلہ مظہر کا سردار تھا حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے یہ آقاؐ کی خدمت میں آئے تو اتفاق سے شدید گرمی کا موسم تھا اور عرب کی گرمی ویسے ہی بڑی شدید ہوتی ہے تو اس گرمی کے موسم کی وجہ سے جو ہے اس بات کو دیکھا گیا کہ چونکہ شدید گرمی تھی چونکہ اونی کپڑے پہنے ہوئے تھے اور اونی جبے تھے جو عربوں کے لباس تھے تو پسینے کی وجہ سے بدبو اٹھ رہی تھی صاحبہ حضو ﷺ کے گرد گھیرا ڈال کر بیٹھے ہیں جن میں زیادہ تر فقراء صحابہ تھے جن میں حضرت ابوذرؓ تھے، حضرت سلمان فارسیؓ تھے، حضرت بلالؓ تھے حضرت ابوہریرہؓ تھے جو اصحاب صفحا ہیں فقراء صحابہ حضو ﷺ کے گرد بیٹھے ہیں

اب یہ سردار جو تھا یہ جب آیا اور آ کہ جب بیٹھا تو اس نی کہا کہ آپ ﷺ کو ان لوگوں کی بد بو تنگ نہیں کرتی یہ جو آپ ﷺ کے گرد بیٹھے ہوئے ہیں ہم سردار لوگ ہیں اور ہم تو بہت اچھے ماحول کے عادی ہیں ہم چاہتے ہیں کہ ہم آپ کا کلمہ پڑھیں لیکن یہ جو آپ کے قریب ہر وقت فقیر بیٹھے ہوتے ہیں یہ فقراء غریب لوگ جن کے جسموں سے بو اٹھ رہی ہے ہم اگر اسلام لانا چاہیں تو نہیں لا سکتے کوں کہ آپ کے پاس یہ غریب لوگ بیٹھے ہوتے ہیں جب بھی آتے ہیں ہم ایسے ہی لوگ دیکھتے ہیں تو اگر آپ ان لوگوں کو اپنے سے دور کر دیں یا ان کے لیے علیحدہ کسی مجلس کا انتظام کر دیں ہم جب آئیں تو آپ ہمیں ذرا الگ بٹھایا کریں ان لوگوں سے ہم امیر لوگ ہیں تو ہم سردار لوگ ہیں عزت دار آپ ہمیں غبیوں کے ساتھ بٹھا دیتے ہیں (استغفر اللہ) تو آپ ذرا اس پر غور کریں تو آپ ایسا کریں گے تو ہمارے ساتھ اور بہت سے لوگ بھی ایمان لے آئیں گے کیوں کہ وہ بھی ہمارے ساتھ ہیں میں جس قبیلے سے تعلق رکھتا ہوں میں اس کا سردار ہوں میں سب کو لے آؤں گا پس شرطیہ ہے کہ آپ جو یہ غریب صحابہ یہ غریب لوگ جو آپ کے پاس بیٹھے رہتے ہیں ان کو اپنے سے دور کر دیں (استغفر اللہ) ادھر ہی گفتگو ہوئی اور ادھر جبرائیلؑ یہ آیت لے کر نازل ہوئے یہ آیت اتر آئی.

شان غلامان مصطفیٰ ﷺ

آیت کیا کہہ رہی ہے کہ یہ جو غریبوں کی ہم نشینی پسند نہیں کرتے وہ جو غریبوں کے ساتھ بیٹھنا اپنی حطق سمجھتے ہیں وہ جہ اپنے آپ کو اتنا بڑا جانتے ہیں کہ ان کی گردنوں میں آج تک سریا ہی نہیں ختم ہوا ذرا ان کو پتہ چلا کہ حضور ﷺ کی محبت ہی کن لوگوں کے دلوں میں اور وہ اندازہ لگائیں کہ آقاؐ کن کو ملتے ہیں اور آقاؐ کس کے نبی ہیں اصل میں کن لوگوں کو حضور ﷺ کی زیارت ہوتی ہے اور کن لوگوں کیلیے حضور ﷺ کو پابند کر دیا کہ آپ ﷺ نے ان کو اپنی نظروں میں رکھنا ہے تم رسول ﷺ کی زیارت کی بات کرتے ہو یہاں نبی ﷺ خود آئے گا زیارت کے لیے وہ کون لوگ ہیں آؤ ذرا دیکھو کتنا خوبصورت کلام ہے اللہ کا پہلے تو کہا **وَ اصْبِرْ نَفْسَکَ** اے نبی ﷺ اپنے آپ کو ر روکو ان لوگوں کے درمیان زیادہ ٹائم دہ روکو سے مراد مطلب زیادہ وقت دو صبر کرو بیٹھے رہو ان لوگوں میں کن لوگوں میں ان لوگوں کے ساتھ جو صبح شام اپنے رب کو پکارتے رہتے ہیں جن کا کام ہی میرا ذکر ہے جو میرے ذکر کے عادی ہیں میرے ذکر کی محبت ان کے دلوں میں غند گئی ہے اندر اور باہر میری یاد ہے میری یاد سے وہ ایک لمحہ غافل نہیں رہتے صبح شام اصل میں ایک اشارہ ہے بولو کیا ہے اشارہ ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ ایک صبح کرتا ہے اور ایک شام کو کرتا ہے نہیں جیسے کہتے ہیں صبح شام اہی کم کر دا ریندا ہے اس سے مطلب کیا ہوا بولو ہر وقت یہ کام تم کرتے رہتے ہو تو یہ صبح اور شام کا اشارہ دیا کہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ یہ مجھے صبح اور شام یاد کرتا رہتا ہے میری یاد ان کے دلوں میں بسی ہوئی (اللہ اکبر) اے نبی ﷺ میرا آپ کو یہ کہنا تھا کہ آپ ﷺ نے ان کے درمیان سے اٹھ کر نہیں جانا **وَ اصْبِرْ نَفْسَکَ** اپنے آپ کو روکیں ان لوگوں کے درمیان جو ہر وقت اللہ کی یاد میں رہتے ہیں اور وہ کیوں وہ یاد کرتے ہیں اللہ کو اپنی روٹی کے لیے نہیں کرتے اپنی دوکان کے لیے نہیں کرتے اپنے کسی مسئلے کو حل کرنے کے لیے نہیں کرتے یہ کسی صورت بھی کوئی نیت نہیں ہوتی ان کی ایک ہی نیت ہے **یُرِیْدُوْنَ وَجْہَہٗ** اور وہ یہ اس کے چہرے کے لیے اس کو یاد کرتے ہیں اللہ کے چہرے کے لیے اللہ کے چہرے کے لیے اس کو یاد کرتے ہیں اس کی رضا کے لیے تو یہ جو یاد ہے ان کے اندر میری وہ Purely میرے لیے ہے وہ خالصتاً میری یاد ہے یہ کمال لوگ ہیں اے نبی ﷺ یہ کمال لوگ ہیں اب دیکھو یہ غربت کتنی بڑی سعادت ہے ابھی کل میں نے یہ کہا تھا کہ غلام بن جاؤ کتے کی طرح تو برکت پا لو گے بڑے بن جاؤ گے قرآن میں ذکر آ گیا اس غلام کا اب ایک نئی بات سمجھو۔

علامہ اقبال نے بھی کہا تھا

؎ جا کے ہوتے ہیں مساجد میں صف آراء تو غریب
زحمت روزہ جو کرتے ہیں گوارا تو غریب

پھر سنو مسجد میں آ کر ہوتے ہیں صف آراء تو غریب امیروں کو کہا ٹائم ملتا ہے مسجدوں میں آنے کا کبھی کبھی آتے ہیں یہ غریبوں سے ہی آباد ہیں مسجدیں اللہ کیں دیکھو جا کہ یہ غریبوں نے ہی آباد کیں مسجد میں آ کر ہوتے ہیں زحمت روزہ جو کرتے ہیں گوارا تو غریب صف آراء تو غریب یہ امیر لوگ تو کہتے ہیں کہ ہمارے لیے بہت بڑی مصیبت ہے روزہ ہم تو بوندل جاتے ہیں اس کو رکھ کہ ہم سے نہیں رکھا جاتا آپ کی Elite Class قطعاً روزہ نہیں رکھتی سوال ہی نہیں پیدا یہ رکھتے ہی نہیں روزہ ان کو رازہ اچھا ہی نہیں لگتا دن رات جو ہے جس نے سے McDonald سے کھانے ہو جس نے KFC سے کھانا ہو جسنے Imported chocolate کھانے ہوں تکلیف بڑی ہوتی ہے انہیں کہا نہیں یہ نہیں رکھ سکتے روزہ بہت کم ہیں زیادہ تر Elite Class جو ہے ہماری وہ روزے سے فارغ زحمت روزہ جو کرتے ہیں گوارا تو غریب

نام لیتا ہے تو اگر کوئی ہمارا تو غریب

یہ تو ہمارا نام بھی نہیں لیتے یہ تو کہتے ہیں کہ وزیر صاحب سے بات کر لیں یہ تو کہتے ہیں سفارش کروالیں بڑے افسر کی یہ تو کہتے ہیں کہ DSP اپنا ہے جج ہی اپنا ہے یہ تو کہتا ہے کہ میری تو پہنچ ہی بہت ہے ہمارا نام کہاں لیتا ہے یہ ہمارا نام تو غریب لیتا ہے ارے نام لیتا ہے ہمارا اگر تو غریب تو لہذا علامہ اقبال نے بھی یہی رونا رویا آپ نے فرمایا کہ نام لیتا ہے تو اگر کوئی ہمارا تو غریب (اللہ اکبر)

دین قائم ہے غرباء کے دم سے

امراء مست ہیں نشہ دولت میں غافل ہم سے

دین قائم ہے غرباء کے دم سے

لہذا یہ غریب صحابہ اللہ انہیں اتنی برکت اتنی رحمت اتنی سعادت اتنی دے رہا ہے کہ اے نبی ﷺ تم نے ان کے درمیاں بیٹھنا ہے دور نہیں جانا ان سے۔

پھر کیا کہا آگے ایک اور بات یہ تو تیری دیکھ کر نظریں ہٹا ہی لیتے ہیں اے نبی ﷺ آپ نے بھی ان کی طرف سے نظریں نہیں ہٹانی ہر وقت تو نے انہیں دیکھنا ہے اے نبی ﷺ اپنی نظریں نہیں ہٹانی ان سے اپنی نظریں اپنے ان غریب صحابہؓ سے دور نہ کریں ارے میں کیسے بیان کروں صحابہؓ کی فضیلت ان بزرگ صحابہ کی عظمت کیسے رکھوں آپ کے سامنے پہلے کہا رو کے رکھیے پھر کہا اپنی نظریں نہ ہٹایئے آپ نے ہمیشہ ان صحابہ کے سامنے نظر رحمت فرمانی ہے لوگ کہتے ہیں کہ ہم زیارت رسول کی دعا مانگتے ہیں ہم زیارت رسول کی دعا مانگتے ہیں۔

حضور ﷺ کی زیارت مبارکہ کیسے ہو سکتی ہے

تم دو کام کرو اپنے رب کی یاد اپنے دل میں بسا لو اور دوسرا اس رب کے ذریعے اپنا ذکر خالص کر لو حضور ﷺ خود ہی خواب میں آ کر تمہیں زیارت کروا دیں گے آقاؐ کی زیارت ہو گی حضورؐ کو حکم ہے کہ نظریں ہٹانی نہیں آقا کو اللہ کا حکم ہے اور اللہ کا حکم حضور ﷺ سے بہتر کون پورا کر سکتا ہے کون ہے جو آقاؐ سے بڑھ کر اللہ کا حکم پورا کرے کوئی نہیں کر سکتا تو آقاؐ یہ حکم آج بھی پورا کرتے ہیں (اللہ)

غربت اور عمومیت کی زندگی

ہم نے آج تک تو یہی دیکھا ہے جی سچی بات ہے دنیا میں اصول یہی ہے کہ جتنے بھی دنیا میں برکت والے لوگ آئے ان کے ساتھ جو لگے پہلے وہ غریب لوگ لگے جن لوگوں کو کوئی پوچھتا نہیں وہی آ کر اللہ والوں کے پاس بیٹھتے ہیں وہی آ کر ان کی مجلسیں آباد کرتے ہیں یہ امیر لوگ بھلا کب آتے ہیں جب سورج کی طرح چمک اٹھتا ہے نہ اللہ والا جب چاروں عالم میں ان کی روشنیاں پھیلتی ہیں تب یہ آتے ہیں اور کہتے ہیں اچھا ہمیں تو آج پتہ چلا ہے اچھا تمہیں آج پتہ چلا ہے وہ تو بیس سالوں سے برکتیں لے رہا ہے جو بیس سال سے اپنے حضرت کے قدموں میں بیٹھا ہے لہذا ہم نے تو یہی دیکھا ہے اور سچی بات ہے جو محبت رسول غریب لوگوں میں دیکھی ہے وہ امیر لوگوں میں کبھی نہیں دیکھی آج تک نہیں نظر آئی اور جو یہ مڈل کلاس طبقہ ہے نہ میں ان کی بات کر رہا ہوں جو بلکل یہ غریبی سے نیچے میں ان کی بات نہیں کر رہا وہ تو عذاب میں گرفتار ہیں اللہ ایسی غریبی نہ دے جس میں آپ اپنا ایمان بیچنے پر مجبور ہو جائیں جس میں جو ہے وہ آپ اپنی غریبی کا سودہ کر دیں ایسی غریبی نہیں یہ مڈل کلاس طبقہ ہے اصل میں یہ مرد ہے کبھی پیسے آ گئے کبھی چلے گئے کبھی بیچارہ پریشان ہوا ہوا ہے قرضہ اٹھا لیا ہے اور کبھی بیچارہ قرضہ دے کر خوش ہو رہا ہے شکر ہے ادا ہو گیا ہے ایسی زندگی ایسی زندگی خوبصورت ہے اس سے دور نہ رہنا اس سے دور رہنے کی دعا بھی نہ کرنا کہ اتنے آ جائیں مولا کہ ہر وقت پیسے ہی پیسے مال ہی مال تمہیں کیا پتہ ہو کتنی نیند کی گولیاں کھاتے ہیں نیند پھر نہیں آتی کس قدر شدید تکلیف ہے اسی طرح اور بھی جو غربت کی لائن سے نیچے رہ رہے ہیں ان کا خیر تم نام ہی نہ لو۔

آقا ﷺ نے باقاعدہ دعا بھی مانگی

اے اللہ مجھے ایسی غریبی سے نجات جو تیری یاد بھی بھلا دے اور ایسی امیری سے نجات دے جو مجھے فخر اور غرور میں مبتلا کر دے۔

ایک طرف یاد بھی کوئی نہیں اللہ کی اتنی بھوک ہے اس کو روٹی اتنی پیاری ہے کہ اسے اللہ بلکل بھی یاد نہیں اور دوسری طرف یہ حال ہے کہ غرور اور تکبر سے ہی گردن اکڑی ہوئی ہے ایسی زندگی بو لیے بول دو نہیں مانگنی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کبھی خوشی ذرا بو لیے کبھی غم یہی لائف ہے ایسا ہی ہونا چاہیے خوشی آئے اللہ کا شکر غم آئے صبر.

تو یہ لوگ جو ہیں ان کا انداز زندگی حضور ﷺ کو اتنا پسند تھا۔

آقا ﷺ نے دعا مانگی

اس دعا کو بھی کبھی مانگ لینا آقا ﷺ نے فرمایا اے اللہ! مجھے غریبوں میں زندہ رکھ اور مجھے غریبی میں موت دے۔

کبھی مانگی ہے یہ دعا کبھی سکھائی ہے کسی پیر نے لوگ تو کہیں گے کہ پیر صاحب ہم آپ سے امیری لینے آئے ہیں آپ ہمیں غریبی کی دعا دے رہے ہیں تمہیں سمجھ نہیں آئی.(اللہ اکبر)

پوچھتے ہو مجھ سے قوموں کی امامت کیا ہے   خدا تجھے میری طرح صاحب اسرار کرے

وہی ہے تیرا زمانے کا امام برحق   جو تجھے حاضر و موجود سے بے زار کرے

موت کے آئینہ میں دکھا دکھا کر تجھے رخ دوست   زندگی تیرے لیے اور بھی دشوار کرے

چڑھا کر تجھے فقر کا سانس   تیری خودی کو مانند تلوار کرے

اصل پیر وہ ہے جو تجھے غریبی دے دے یہ میں نے کیا کہہ دیا الفاظ واپس نہ لے لوں پریشان نہ ہو جانا کہ الفاظ واپس لے لوں اصل پیر وہ ہے جو تجھے غریبی میں رکھے تا کہ اس کو اور چوٹ پڑے اور یہ اور اللہ کی یاد میں آئے اور اللہ کی یاد میں آئے جن کی جیبیں بھری ہیں ان کو کیا ضرورت وہ کب آتے ہیں قرآن پڑھنے کوئی نہیں.

عثمان غنیؓ سارے نہیں ہوتے وہ کوئی ایک دو ہی ہوتا ہے عثمان غنیؓ باقی سارے دولت کی وجہ سے مارے گئے اس دولت نے آنکھوں پر پٹی باندھ دی ظلم عظیم کیسے خوش نصیب لوگ ہیں کہ خود حضور ﷺ کو کہا جا رہا ہے کہ نظریں ان کی طرف رکھیں ہونا یہ چاہیے تھا کہ ایسی آیت اترتی کہ سارے حضور ﷺ کو دیکھو بھائی سارے حضور ﷺ کو دیکھو کہا نہیں نہیں اے نبی ﷺ تم نے انہیں دیکھنا ہے تمہاری نظریں ان پر رہیں انشاء اللہ کہو اور بتاؤ بنے گے ایسے اور صبح شام ہر وقت اللہ کے ذکر میں رہو نبی ﷺ خود آ کر سینے سے لگائیں گے یہ ترتیب سیکھ لو تو کیسا خوبصورت نظام دیا (اللہ)

اور میں نے دیکھا آج بھی میرے حضرت کے ساتھ اور دیگر بزرگوں کی سیرت پڑھی حضور ﷺ کی زندگی ہمارے سامنے ہے آپ ﷺ کے ساتھ سب سے زیادہ وفا آپ ﷺ کے غریب صحابہ نے ہی کی دیگر کو موقع ملا لیکن اپنے انداز سے ملا لیکن جو حضور ﷺ نے نوازا ہے نہ اپنے غریب صحابہؓ کو اس کا انداز ہی جدا ہے اس کا انداز ہی الگ ہے اور آقا ﷺ نے حد کر دی ان کے ساتھ محبت کی جب یہ آیتیں اتری تو مفسرین اس پر ہیں گواہ مفسرین فرماتے ہیں کہ اس کے بعد آقا ﷺ نے باقاعدہ ان کی مجلسیں منعقد کرنا شروع کر دیں اور کہا بھائی سارے آ جایا کرو اور میرے پاس بیٹھ جایا کرو کبھی جاؤ مدینے تو اسی طرح جاؤ ایسے ہی جاؤ غریبوں کی طرح جاؤ اسی طرح جا کہ حاضری دو دہاں اور اپنے نبی کو دکھاؤ کہ نبی ﷺ دیکھ لیں کمرہ بھی دیکھ لیں سب سے سستا لیا ہے ہزار ریال والا نہیں لیا لے سکتا ہوں لیکن حضور ﷺ غریبوں کو پسند کرتے ہیں امیروں سے بھی بات کر لیتے ہیں لیکن مرضی سے (سبحان اللہ)

تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا کیا آپ چاہتے ہیں دنیاوی زندگی کی زینت تو نہ پیروی کیجیے جسکے دل کو ہم نے غافل کر دیا اپنی یاد سے اے نبی یہ جو آپ سے کہتا پھرتا ہے کہ اپنے غریب صحابہ کو دور کر دیں تو میں آ کہ ایمان لے آؤ گا ہمیں ایسے ایمان کی ضرورت نہیں ہے پاس رکھے اپنے ایمان کو پاس رکھے اپنی اس محبت اور پیار کی اس بات کو یہ جو بیچارے کئی عرصے سے آپ کے پاس بیٹھے ہوئے ہیں ان کو دور کرنے کی شرط پر ایمان لاتے ہیں پاس رکھے اپنے اس ایمان کو ہمیں ایسا ایمان نہیں چاہیے پاس رکھے اور پھر یہ بات کہ اپنی مرضی سے ایمان لاتا ہے ہم چاہیں گے تو ایمان قبول کریں گے نہیں تو نہیں کریں گے ایمان لانا تمہارے اختیار میں نہیں اللہ چاہے تو توفیق دیتا ہے تو کہا کہ یہ وہ کیا

کہہ رہا ہے کہ اصل میں اس کے دل میں میری یاد نہیں ہے اور وہ جو آپ کے پاس بیٹھے ہوئے ہیں ان کے دل میں میری یاد ہے HELL OF DIFFERENCE HELL OF DIFFERENCE بہت بڑا فرق ہے یہ اپنی دولت کے بل بوتے پر آیا ہے وہ میری یاد کے سہارے بیٹھے ہوئے ہیں فرق ہے دونوں میں یہ اپنی دولت کے ساتھ آیا ہے ان کے پاس کوئی شے نہیں ان کے پاس کوئی شے نہیں دینے کو (اللہ)

حضرت علیؓ

جب حضور ﷺ کے پاس بیٹھا کرتے اور قرآن کی آیات کو جب سماعت کرتے تو ظاہر آپؓ سے بہتر قرآن کی آیات کو کون جانتا ہے علیؓ سے بہتر کون قرآن کو سمجھتا ہے تو آپؓ نے پھر فرمایا تھا کہ اے دنیا میں نے تین طلاقیں دی تجھے میری طرف سے تجھے تین طلاقیں علیؓ ایسے ہی رہے گا سارا سارا دن روزہ رکھتے گھوڑے کی پیٹھ پر ہیں اور روزے سے ہیں کبھی افطار کبھی کبھی کر لیتے نہیں تو ساری زندگی روزے سے ہی گزر گئی ساری علیؓ روزے سے رہا کہ ہم نے مولا ایسا ہی رہنا ہے (اللہ اکبر)

علماء، صوفیاء، شیوخ کو تعلیم کہ کیسے حضور ﷺ کے طریقے کے مطابق اپنے پیار والوں محبت والوں سے سلوک کیا جائے

تو کہا کہ ایک تو اس کے دل کو ہماری یاد سے محرومی ہے اور دوسرا یہ اپنی خواہش کی بات کر رہا ہے یہ آپ کے پیچھے چلنے والی نہیں ہے یہ بدنصیب جو ہے یہ جو بار بار آ کہ آپ ﷺ کے صحابہؓ کے بارے میں اسی بات کر رہا ہے تو مجھے یہ پسند نہیں آیا اصل میں یہ اپنی خواہش کا اظہار کر رہا ہے اس کو آپ ﷺ سے کوئی محبت نہیں آپ ﷺ کو اسی سے محبت تھے جس کو آپ ﷺ کے صحابہؓ سے محبت ہے صحابہؓ سے پیار ہے تو حضور ﷺ سی پیار ہے تو لہذا امت کے علماء کو صوفیاء کو شیوخ کو اور جن کو اللہ ایسے شاگرد دے دے ان کو بھی یہی تعلیم دی جا رہی ہے کہ یہ نہیں کہ امیر مرید آئے تو اس کو کرسی پر بٹھا دو اور غریب صحابہ آئے تو اس کو پیچھے وظیفوں پہ لگا دو کہ تو بیٹھا رہ وظیفہ پڑھ دارہ اور امیر مرید جو ہے اس کو ہار پہنائے جا رہے ہیں کہا کہ یہ طریقہ حضور ﷺ کا نہیں ہے اگر کوئی ایسا کرے گا تو برکت سے محروم کر دیا جائے گا جو محبت والے پیار والے ہیں چاہے وہ کسی بھی درجے پر ہیں ان کو اپنے ساتھ بٹھاؤ ان سے پیار کرو ان سے محبت کرو ان کی دل جوئی کرو ان کے ساتھ محبت کرو جو تیرے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چل رہے ہیں جو ہر وقت تیرے ساتھ دیں کے لیے حاضر ہیں ان کو رات کو تین بجے بھی اٹھاؤ تو آتے ہیں ارے ان کی قدر زیادہ ہے یا ان کی قدر زیادہ ہے جو کبھی کبھی آ کر شکل دکھا دیتا ہے گاڑی میں اور جو اسی بات کو نہیں جان سکا کہ کون مرید کس قابل ہے وہ پیر کیسے کامل ہو سکتا ہے جس کی نظر یہی نہیں جان سکی کہ کس کو کتنا پیار دینا ہے تو یہ قیامت تک کہ علماء اور صوفیاء کو بھی یہی تعلیم دی جا رہی ہے کہ کبھی بھی ایسی لوگوں کو اپنے سے دور نہ کرو ان کے قریب بیٹھو کیوں کہ یہ لوگ جو ہوتے ہیں نا میں آخری بات کر کے آگے چلوں یہ جو لوگ ہوتے ہیں نہ یہ والے یہ اصل میں دل کے ٹوٹے ہوئے ہوتے ہیں حالات نے ان کی کمروں کو تڑ دیا ہوتا ہے یہ اپنے دکھوے کے اپنے غموں کے ساتھ زندگی گزار رہے ہوتے ہیں اور ان کے لیے سب کچھ اپنے نبی ﷺ کا دیدار ہوتا ہے ان کے لیے دیدار سے بڑھ کر کوئی شے نہیں ہوتی یہ کسے کھانے کے لیے نہیں آتے یہ کسی عزت کی طلب میں نہیں آتے یہ کیسی ایسی شے کی طلب کے لیے نہیں آتے کہ ہمیں کوئی بڑی چیز دی جائے نہیں یہ حضور ﷺ کی زیارت کے لیے آیا کرتے تھے یا رسول اللہ ﷺ آپ کی دید ہو جائے بس اور کچھ نہیں چاہیے جب ان کی نظر میں حضور ﷺ کے سوا کوئی نہیں تھا تو اللہ نے بھی کہہ دیا کہ اے نبی ﷺ آپ ﷺ کی نظر میں بھی کوئی نہیں ہونا چاہیے اگر ان کی نظروں میں تیرے سوا کوئی نہیں تو نبی ﷺ تو بھی انصاف کر کیا کہا بولیے انصاف کر کے تیری نظر میں ان کے سوا کوئی نہیں ہونا چاہیے اپنی نظریں ہٹانا نہیں ان سے اپنی نظروں کو ادھر ادھر نہ کرنا دیکھتے رہنا ان کو (اللہ)

یاد رکھیے آقا ﷺ نظریں پہلے بھی نہیں ہٹاتے تھے اس سے یہ مراد نہ لے جانا کہ آقا ﷺ ان سے کوئی نظریں ہٹاتے تھے ایسا نہیں ہے لیکن نہ چاہتے ہوئے بھی کبھی بندہ نظریں ہٹا ہی لیتا ہے تو اللہ نے وہ بھی منع کر دیا کہ نا چاہتے ہوئے بھی نظریں ادھر ادھر نہ ہو جائیں کیوں کہ یہ دل کے ٹوتے ہوئے جب قریب آتے ہیں نہ تو جب یہ تمہارے پاس بیٹھتے ہیں نہ تو ان پر اللہ کا وہ کرم اترتا ہے وہ دل کا ٹوٹا ہونا جو ہے۔

☆ حضور غوث اعظمؒ

کتنی زندگی گزری علم میں، شعور میں، برکتیں بڑی دیر اللہ کو ڈھونڈا بڑی دیر اللہ کو ڈھونڈتے رہے بڑی دیر آپ جنگلوں میں ریاضت کرتے رہے آپ نے نمازیں پہاڑوں پہ پڑھیں وادیاں گھومتے رہے کہ اللہ کی مجھے معرفت نصیب ہو سکے ایک دن تنہائی میں کسی غار میں اکیلے آپ نے اللہ کو سجدہ کیا۔

☆آپؒ نے فرمایا

مولا چالیس سال ہو گئے تجھے ڈھونڈ تے ہوئے تو ملا نہیں میں نے علم میں تجھے ڈھونڈ لیا پہاڑوں میں، جنگلوں میں وادیوں میں ہر جگہ تجھے ڈھونڈا ہے تو ملا نہیں مجھے تیری معرفت کیسے ملے گی تیرا وجود میں میں دیکھ تو نہیں سکتا لیکن تیری احساس کی کیفیت مجھے ملے کہ تو ہے تو کہاں ہے چالیس سال ہو گئے غیب سے اللہ نے الہام اتارا کہ اے غوث اعظم اے عبدالقادر کاش تو یہ سوال مجھ سا ئے چالیس سال پہلے پوچھ لیتا ہم تجھے چالیس سال پہلے ہی جواب دے دیتے تو نے آج پوچھا جا **کسی غریب کی جھونپڑی میں مجھے تلاش کر** میں غریب کے گھر میں رہتا ہوں جہاں غریب بستا ہے میں وہاں رہتا ہوں تو مجھے کہاں ڈھونڈ تا ہے جا جا کسے غریب کے گھر میں تلاش کر میں تجھے وہی ملوں گا روز ملوں گا ہر وقت ملوں گا جا اس کے پاس (اللہ)

لہذا یہ اصل حقیقت ہے ان لوگوں کے پاس بیٹھنا بڑی برکت ہوتا ہے بھائی جس کے دل میں درد خدا ہو درد رسول ہو جو بیچارہ دن رات کی چکی میں پس پس کہ اتنا تھک چکا ہے کہ اب تو دعا مانگنے کے لیے الفاظ بھی نہیں رہے وہ جب بیٹھتا ہے تو اس کے اوپر اللہ کے رحمتیں اللہ کی برکتیں اترتیں ہیں تو اس سے تجھے بھی رحمت مل جاتی ہے یہ جو امیر آتے ہیں سخت دلوں والے، موٹے دلوں وال، گندے دلوں والے ان کے اوپر نہ تو قرآن اثر کرتا ہے نہ نعت اثر کرتی ہے نہ ان کے اوپر درس اثر کرتا ہے ان کو پہلے سے روٹی پانی رج کے ملا ہوا ہے یہ کوں روئیں گے نہیں روتے یہ نہیں روتے جن کے بنک بیلنس میں ڈیرھ کڑور پڑا ہوا ہے وہ کوں روئے گا لہذا یہ بے درد ے لوگ۔

ے دردی میں سیج وچھائی تے درداں ہار بنائے   یار فرید اور دسلامت جنہاں درداں یار ملائے

یہ درد یار ملاتے ہیں تو یہ درد ہو گا تو یار ملے گا نا غریب بیچارہ سارا دن کبھی بل نہیں ادا ہوا کبھی بچے کی فیس نہیں ادا ہوئی کبھی بیماری کے لیے پیسے نہیں ہیں کبھی بیچارہ کسی مصیبت میں کبھی نوکری ہے کبھی نہیں ہے جاب کبھی کاروبار خراب ہو گیا ہے کبھی کچھ ہو گیا ہے اسی کی وجہ سے رو رہا ہے اللہ کے سامنے وہ تو درد کا خزانہ ہے۔

آقا ﷺ نے فرمایا

اگر تمہارا دل سخت ہو جائے کسی غریب کے سر پر ہاتھ پھیرا کرو۔

یہ کیوں کہا یتیم کے سر پر کیا اگا ہوا ہے کوئی نئی شے ہے بال ہے یتیم جس درد سے زندگی گزار رہا ہے نہ تم جب وہ اس کے سر ہاتھ پھیرو گے تو درد تیرے اندر آ جائے گا تیرا دل بھی نرم ہو جائے گا تو یہ امیر کہاں روتا ہے ان کا دل سخت ہوتا ہے لہذا یہ بات اللہ نے سمجھا دی میرے حضرت نے سمجھا دی تو اس کے بعد دعا کی کہ مولا ایسے ہی بندے ٹھیک ہیں مجھے بھی کہا گیا جب ہم یہ مرکز کی جگہ لینے لگے جب لے لی اسی لاکھ ریٹ تھا تو مجھے میرے ساتھی نے کہا کہ وہ کیسے اسی لاکھ ان کے تو سارے مرید ہی رکشہ چلانے والے ہیں ان کے تو بیچارے بچے ہی ابھی پڑھ رہے ہیں کوئی بیچارہ پچاس روپے نہیں کما تا خود وہ بھی تو نہیں اتنا ان کے پاس بھی بس جاب ہی ہے کچھ نہیں سب باتیں ہی ہیں اے کیتھوں ہونا ہے خدا کی قسم یوں اسی لاکھ آیا جس طرح پانی بہتا ہوا آتا ہے کہتے غریبوں سے کیا آنا ہے آج بھی حضور ﷺ کی امت ساری امیر تو نہیں about 10% about 10% to 15% باقی جو 80% 85% لوگ ہیں وہ غریب ہیں امت کے اور نہی کی وجہ سے دربار رسالت قائم ہے انہی کی وجہ سے برکتیں قائم ہیں رحمتیں قائم ہیں میرا جی نہیں چار ہا کہ میں اس آیت کو چھوڑ کر آگے جاؤں اس قدر خوبصورت آیت کہ اے نبی ﷺ آپ نے خود ان کو اپنی نظروں میں رکھنا ھے اور جب بھی ان کا دل ٹوٹے آپ ﷺ نے خواب میں آ جایا کرنا ھے کہ میں حاضر ہوں گیا ہوں اے امتی میں تیرے ساتھ ہوں کیوں پریشان ہے اے نبی ﷺ آپ نیا اپنی نظریں نہیں ہٹانی ان سے کیسی خوش نصیبی ہے سلمان فارسیؓ کی کیسی خوش نصیبی ہے ابو ہریرہؓ کی یقیناً صدیق اکبرؓ بڑے اعلی، عثمان غنیؓ لیکن یہ جو اصحاب صفہؓ ہیں۔

☆اصحاب صفہؓ کا چبوترہ

کبھی جو مدینے جائیں گے انشاءاللہ تو اصحاب صفہؓ پر جا کر دو آنسو بہا دینا جا کر وہاں صفہ کے چبوترے پر چڑھ کر وہ جو تمہارے دو آنسو آپ یہ دیکھیں کہ اللہ نے حضور ﷺ کی مسجد نبوی ﷺ کے اندر حضور ﷺ کی مسجد نبوی آپ جونہی پہلے قدم سے باب السلام سے اندر داخل ہوں یا پھر پیچھے کسی باب فہد سے داخل ہوں تو پوری مسجد کا ایک ہی زاویہ ہے یعنی پوری مسجد کا فرش ایک ہی زاویہ پر ہے کہیں سے اونچا نہیں ہے یہ حضور ﷺ سے اپنے دور میں بھی ایسے ہی رکھا کہ مسجد کا فرش برابر تھا لیکن اصحاب صفاء کے لیے فرش

اونچا کر دیا نہیں بات نہیں سمجھ آئی (سبحان اللہ) ان کے لیے کیا کر دیا فرش اونچا کر دیا آج بھی اونچا ہے آج بھی ایک سٹپ لو گے تو اوپر چڑھو گے جہاں غریب بیٹھتا تھا وہ فرش اونچا کر دیا جہاں غریب کے قدم پڑتے تھے وہ فرش اونچا ہے آج بھی وہ فرش اونچا ہے جہاں غریب کے قدم پڑتے تھے وہ فرش اونچا ہے آج بھی وہ فرش اونچا ہے اس سے عظمت اصحاب صفہؓ کا اندازہ کیجیے کہ سارے دیگر صحابہ کو حکم تھا کہ بھائی یہاں کوئی نہ قدم رکھے کیوں حضورﷺ یہاں میرے اصحاب صفہؓ رہتے ہیں اور حضورﷺ رات کا کھانا ان کے ساتھ کھایا کرتے اور پھر ان کو تسلی سے بٹھا کر سلا کر تو پھر آپﷺ اپنے گھر تشریف لے جاتے اتنا خیال تو کبھی صفہ کے چبوترے پر دو آنسو بہانہ ساری زندگیوں کے آنسوؤں سے بہتر ہے ساری زندگی کے آنسوؤں سے بہتر کہ یہاں وہ غریب صحابہؓ پڑھا کرتے تھے کہ جن کا کوئی والی وارث نہیں تھا سوائے محمد مصطفیﷺ کے تو کہا کہ اے نبیﷺ آپ اس کے بات کو چھوڑ دیں بدبخت آپﷺ سے کہہ رہا ہے کہ میرے غریب صحابہؓ کو دور کر دو ایک لمحے کے لیے ہم یہ تصور نہیں کرنے دیں گے اور آپﷺ سے بھی نصیحت ہے کہ آپﷺ بھی ایک لمحے کے لیے ان سے نظریں نہ ہٹائیں اے نبی آپﷺ نظریں نہ ہٹائیں (سبحان اللہ)

آگے ارشاد فرمایا کہ حق تمہارے رب کی طرف سے ہے تو جس کا جی چاہے ایمان لے آئے اور جس کا جی چاہے کفر کرتا رہے ہم نے تیار کر رکھی ہے ظالموں کے لیے آگ گھیر لیا انہیں اس آگ کی دیوار نے اور اب اگر وہ فریاد بھی کریں گے تو ان کی اب فریاد رسی اس طرح کی جائے گی ایسے پانی کے ساتھ جو پیپ کی طرح غلیظ ہے اور اتنا گرم ہے کہ چہروں کو بھون ڈالتا ہے اور یہ مشروب بڑا ناگوار ہے یہ اور یہ قرار گاہ بڑی تکلیف دہ ہے اے نبیﷺ یہ جو بدبخت آ کے کہہ رہا ہے یہ دیکھ ہم نے کیا اس کے لیے کیا کرنا اس کا تو حشر یہ کریں گے ہم آگ کی دیواریں کھڑی کر دیں گے ہم۔

☆ آقاﷺ فرماتے ہیں

اس آگ کی دیوار کی جو مصافت ہے جو اس کی موٹائی ہے وہ چالیس سال کے برابر ہے مطلب ایک شخص چالیس سال چلتا رہتا تو وہ آگ کی دیوار ختم نہ ہو اتنی بڑی دیوار فرمایا یہ ایسے بدبخت ہیں کہ ہم انہیں پیپ کی طرح گندہ پانی پلائیں گے اور وہ اتنا گرم ہے کہ ان کے چہروں کو وہ بھون ڈالے گا اور یہ مشروب انہیں پینا پڑے گا اور یہ غریبوں کو اتنا اتنا نیچ سمجھتے ہیں غریبوں سے اتنی نفرت کرتے ہیں غریبوں کے لیے اتنا برا خیال ہے دل میں کہ ہم ایسی جگہ پھینکیں گے بدبختوں کو استغفراللہ جب بھی قرآن کی جہنم کی آگ پڑھو تو استغفراللہ ضرور کہنا چاہیے۔

ایمان والوں کے لیے خوشخبریاں

پھر آگے اللہ نے موضوع بدل لیا وہ لوگ جو ایمان لائے (سبحان اللہ) انہوں نے نیک عمل لیے اور ہمارا دستور ہے کہ ہم ضائع نہیں کرتے کسے کے نیک عمل کو جو عمدہ اور مفید کام کرے کوئی بھی کرے جو نیک ہے ایمان والا ہے اگر وہ مفید کام کر کے گیا تو ہم قیامت تک سنبھالیں گے انہیں ہم اس کے اعمال کو جائع نہیں ہونے دیں گے لہذا تسلی سی ابھی دسواں سالانہ کورس کر رہے ہو اللہ ضائع نہیں ہونے دے گا اللہ قیامت تک اسے قائم رکھے گا کوں کہ ایمان والے کر رہے ہیں نیک لوگ اسے بیٹھ کر پڑھ رہے ہیں یہ تم چند لوگ نہیں ہو قیامت تک کے لوگ اللہ ان سے فیض یاب کرے گا کہا مفید کام کو ہم ضائع نہیں ہونے دیتے خوش نصیب ہیں جن کے لیے ہیشگی کے جنات ہیں رواں ہیں جن کے نیچے نہریں اور پہنایا جائیں گے ان جنتوں میں کنگن سونے کیا ور پہنیں گے سبز رنگ کا لباس جو باریک ریشمی کپڑے اور موٹے ریشمی کپڑے کا بنا ہوگا تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے وہاں مرسہ پلنگوں پر کتنا اچھا ہے یہ اجر اور کتنا عمدہ یہ آرام گاہ ہے مل کر کہو سبحان اللہ جنت کی اللہ ہمیں توفیق دے اللہ ہمیں وہاں پہنچائے تکیہ لگائے وہاں بیٹھے ہوں گے ان کے بیٹھنے کا بھی ذکر کیا کس طرح بندہ ٹیک لگائے ایسے تکیہ سے بیٹھا ہوتا ہے کہا تکیہ لگا کے بیٹھے ہوں گے آمنے سامنے (اللہ)

اور کہا جس کو باریک ریشمی کپڑا پسند ہوگا اس کو ہم باریک لباس دے دیں گے اور جس کو موٹا پسند ہوگا اس کو ہم موٹا دیں گے جو جس کی پسند ہے وہ ویسا لباس پہنے گا اور کنگن پہنائے گے سونے کے اور سبز رنگ کا لباس گے یہ حضورؐ کے گنبد کا رنگ سبز اسی لیے ہے کہ جنتیوں کے کپڑے کا رنگ بھی سبز ہوگا (اللہ)

حضورﷺ نے ارشاد فرمایا

کنگن تو اس سے پتہ چلا کہ مردوں کے لیے سونا دنیا میں حرم کیا گیا کیوں کہ یہ جنت کا زیور ہے یہ جنتیوں کو ملے گا اسی طرح مردوں کے لیے ریشم بھی دنیا میں حرام رکھا گیا تا کہ جنت میں ریشمی لباس پہنیں گے (اللہ)

بڑائی صرف اللہ کو زیبا ہے

اس کے بعد اللہ نے ایک بہت خوبصورت مثال آپ کے سامنے رکھی ہے اور بیان فرمایئے ان کے لیے مثال دو آدمیوں کی ہم نے دیے تھے ان دونوں کے ایک کو دو باغ انگوروں کے کس کے باغ دیے تھے انگوروں کے بڑے خوبصورت باغ ہوتے ہیں جن میں انگور لگے ہوتے ہیں اور دو باغ دیے ایک بھی نہیں دو دیے اور ہم نے بنا دی ان کے ارد گرد باڑ کھجور کے درختوں کی ایک تو درمیان میں انگور ہیں اور ساتھ میں کھجور ہیں کیسا حسین نظارا ہے اور اگا دی ان کو درمیاں میں کھیتی درمیان میں فصل بھی ہے یہ دونوں باغ اپنا اپنا پھل لائے اور نہ کم ہوئی ان سے کوئی چیز اور ہم نے جاری کر دیں ان کے درمیان میں نہریں اب ذرا تصور میں لاؤ ایک تو درمیان میں بہہ رہی ہے دونوں کے نہریں ایک نہر دوسری نہر اور ارد گرد کھجوریں ہیں درمیں میں لتالت انگوروں کے باغ بہت خوبصورت منظر ہے بہترین ان باغوں کے علاوہ اور بھی اس کے اموال تھے تو ایک روز اس نے اپنے ساتھی سے بحث مباحثہ کے دوران کہا کہ میں دولت کے لحاظ سے تم سے زیادہ ہوں بڑ ماری یہ گفتگو وہی چل رہی ہے جو اس نے کہا تھا کہ غریبوں کو دور کر دو یہ گفتگو وہی ہے میں دولت کے لحاظ سے تم سے زیادہ ہوں اور نفری کے لحاظ سے بھی تم سے طاقتور ہوں میرے بچے زیادہ ہیں میرے بیٹے زیادہ ہیں تیری اولاد بھی تھوڑی ہے اور تیرے پاس دولت بھی کوئی نہیں اور ایک دن وہ اپنے باغ میں گیا حالانکہ وہ اپنی جان پر ظلم کرنے والا تھا کہنے لگا کہ میں نہیں خیال کرتا کہ یہ سرسبز و شاداب باغ کبھی خراب ہوگا اور میں کبھی یہ بھی خیال نہیں کرتا کہ کبھی قیامت بھی آئے گی یہ دولت دیکھو کہاں تک پہنچاتی ہے کسی نے یہ بہت اچھا کہا تھا کہ نمرود فرعون ہمان نمرود اور فرعون نے تو خدائی کا دعوہ کیا اپنی دولت کی وجہ سے یہ دونوں غریب ہوتے تو کرتے دعوہ کبھی نہ کرتے یہ نمرود اور فرعون نے خدائی کا دعوہ اسی لیے کیا تھا کہ پیسا ہی بڑا تھا دولت بڑی تھی تو کہا یہ دماغ خراب کر دیتی ہے تو کہنے لگا کہ کبھی یہ باغ برباد بھی نہیں ہوں گے اور نہ ہی کبھی قیامت آئے گی اور اگر مجھے لوٹائے کا اپنے رب کی طرف چلو اگر قیامت آ بھی گئی تو میں یقیناً اس نسد گاہ سے بہتر جگہ پاؤں گا وہاں بھی مجھے اللہ بہترین جگہ دے دے گا لہذا میں یہاں بھی امیر ہوں وہاں بھی امیر ہی رہوں گا ان لوگوں کا آپ کا اندازہ کریں آپ ایک تو غرور دیکھیے تکبر دیکھیے اپنی دولت کو express کرنا یہ بھی امیروں کی بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے

کہ وہ خواہ مخواہ بتاتے ہیں کہ آج میری نا consignment آئی ہے وہ بھی ڈیرھ کڑور کی وہ جی آج بیٹے کو امریکہ بجھا ہے وہاں داخلہ ہو گیا اس کا ابھی اس کے اکاؤنٹ میں میں نے پانچ کڑور بجھے ہیں وہ جی فلاں جگہ پلاٹ لیا ہے ڈیفنس میں بندہ کہہ رہا تھا چھ کڑور میں ساتھ کڑور دے دیے بڑ مارنا اپنی دولت کوا یکسپرس کرنا کہا یہ گندے ترین امیر شخص کی علامت ہے امیر ہونا یہ اللہ کی نعمت ہے کیا ہے بولیے اللہ کی نعمت ہے تو یوں تو نہ کرو نہ کہ لوگوں کو ڈی گریڈ کرتے پھر و لوگوں کو تم گھٹیا بناتے جاؤ اپنی دولت کی وجہ سے تو یہ تو نہیں طریقہ اللہ نے دیا ہے تو اس نے دیا ہے تو پیدا ہوا تھا تو یہ تو نہیں کہ ساتھ تیرے کڑور کا چیک آیا تھا اس وقت تو اسی طرح ننگا پیدا ہوا تھا اس وقت تو کوئی شے نہیں تھی تیرے پاس یہ تو تیرے رب کا کرم ہوا ہے تجھ پہ یہ تو تیرے رب کی رحمتیں ہیں تیرے لیے تو اس کی وجہ لوگوں کو ڈی گریڈ کرتا پھرے تکلیف دے رہا ہے نسلی امیر کبھی ایسا نہیں کرے گا یہ بات دل پہ لکھ لو اصل میں کسی اچھے ہوٹل میں ٹھرے ہوئے ہیں آپ marriott hotel میں قیام کر رہے ہیں یا PC hotel میں ٹھہرے ہوئے ہیں آپ اگر آپ کسی PC Bhurban میں وقت گزار رہے ہیں تو اس کی سلفیاں بنانا اور لوگوں کو دکھانا اصل میں آپ اپنی غربت کا اظہار کر رہے ہیں آپ اندر سے اس قابل نہیں ہیں یہ جو آپ نے سلفی بنا کہ دکھا دی ہے یہ تو آپ نے دکھا دیا ہے کہ میں اس قابل نہیں ہوں لو دیکھو میں کیتھے بیٹھا ہوا ہوں جو امیر نسلی ہوتا ہے وہ کبھی ایکسپریس نہیں کرے گا اسے وہ خاموش ہو جائے گا بلکہ وہ عاجز ہو گا مل کر کہو سبحان اللہ کیا ہو گا جی عاجز ہو گا وہ کہے گا آئیں آپ بھی کھا لیں جہاں ہزار کھا رہا ہے وہاں آپ بھی آ کر کھا لیں وہ عاجز ہو گا اس کے اندر آپ کبھی بھی یہ بو نہیں دیکھیں گے تو کیا بوتھی میرا باغ کوئی نہیں برباد کر سکتا قیامت کا بھی انکار کر دیا اگر آئے گی بھی تو میں اس دن بھی مزے کروں گا (اللہ اکبر)

اس کے ساتھی نے اس سے بحث و مباحثہ کے دوران کہا اچھا وہ ساتھی مومن آدمی تھا اس نے کیا کہا سنو کہ کیا تو انکار کرتا ہے اس ذات کا جس نے تجھے پیدا کیا مٹی سے اور پھر نطفے سے پھر بنا سنوار کر تجھے مرد بنایا کیا بات کرتے ہو بھائی مومن آدمی یہ نہیں کرتا مومن آدمی اپنی خلق کو یاد رکھتا ہے کس کو یاد رکھتا ہے میں ایک گندہ قطرہ ہوں جو کپڑے پہ لگ جائے ناپاک ہو جائے جو کسی جگہ لگ جائے تو اس گندے قطرے کو صاف کرنا پڑ جائے میں اس گندے قطرے سے پیدا ہوا ہوں وہ اپنی خلق کو نہیں بھولتا تو کیا کہا مٹی سے پھر نطفے سے پھر اللہ نے تجھے مرد پیدا کر دیا وہ اللہ ہی میرا رب ہے اور میں شریک نہیں ٹھہراتا اپنے رب کے ساتھ کسی کو اور کیوں ایسا نہ ہو جب تو باغ میں داخل ہوا تو تو کہتا ماشاءاللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہ قرآن نے بہت خوبصورت تعلیم دی ہے کہ جب بھی آپ کسی نعمت والی شے کو دیکھیں یا آپ پر کوئی نعمت آ جائے اور لوگ اس کی تعریف کریں جیسے آپ کے گھر کو دیکھ کر لوگ

تعریف کریں یا آپ کی اولاد کو دیکھ کر اس کی تعریف کریں لوگ کہیں واہ واہ کتنا خوبصورت بیٹا اللہ نے دیا بڑی اچھی سواری کوئی کار کوٹھی مل گئی لوگ تعریف کریں فوراً کہیں ماشاء اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ.

آقا ﷺ نے فرمایا

جو یہ پڑھے گا(**ماشاء الله لا حو ل ولا قوةالا بالله**) اللہ اس شے کو لوگوں کی بری نظر سے محفوظ کر دے گا۔

سارا اختیار اللہ سچے کے لیے ہے

کیا کرے گا بری نظر سے محفوظ کر دے گا وہ مکان ہے وہ کوٹھی ہے وہ تمہاری صحت ہے وہ تمہارا بچہ ہے وہ تمہارے گھر کے معاملات جو بھی ہیں وہ نظر سے محفوظ ہو جائیں گے پھر کہا وہی ہوتا ہے جو اللہ چاہتا ہے اور اللہ کے بغیر کسی میں کوئی طاقت نہیں ہوتی اگر تو نے مجھے دیکھا کہ میں کم ہوں تجھ سے مال میں اولاد میں پس عجب نہیں کہ مرا رب مجھے وہ عطا کر دے جو اس سے کئی بہتر ہے تیرے اس باغ سے اور اتارے تیرے اس باغ میں آسمان سے کوئی عذاب تو ہو جائے گا یہ سرسبز میدان چٹیل میدان کی طرح یا یوں جذب ہو جائے اس کا پانی زمین کی گہرائی میں کہ تو اسے تلاش کے باوجود پا نہ سکے تو آج دیکھا نہریں بہہ رہی ہیں یہ سب زمین میں جا سکتا ہے یہ زلزلہ نہیں آیا آپ نے دیکھا اللہ محفوظ فرمائے جب یہ ہوگئی بات اس نے اس کو کہا بھائی یہ تو غلط بات کر رہا ہے سب کچھ اللہ کا دیا ہوا ہے لہٰذا دھیان رکھ یہ سب کچھ وہ واپس بھی لے سکتا ہے یہاں ایک بات کر کے میں اپنی بات سمیٹنے لگا ہوں آپ کبھی بھی کسی سخص کو اپنی کسی بھی نعمت کے اوپر اتراتا ہوا دیکھیں یا اس کو لوگوں کے آگے بیان کرتا ہوا دیکھیں یا ڈھیٹ بن کر لوگوں کے آگے اتراتا ہوا دیکھیں تو سمجھ لیں اس کا وقت نزدیک آگیا اس کا ٹائم اب تھوڑا رہ گیا اس کے تابوت میں اب آخری کل اب ٹھوک دیا گیا کیوں کہ یہ اسی وقت زبان سے نکلتا ہے جب انسان اللہ سے فارغ ہو جاتا ہے جو اللہ کے قریب ہوتے ہیں وہ کبھی ایسی بات نہیں کرتے جو اللہ سے دور ہوتے ہیں ان کی نشانی یہ ہے کہ وہ ان نعمتوں کو لوگوں کو بتا کر اصل میں اپنی گندگی چھپاتے ہیں آپ اپنے کپڑوں کی تعریف کریں لوگوں کو نظر نہیں آ رہا ہے آپ اپنی گاڑی کی تعریف کریں لوگوں کو نظر نہیں آ رہا آپ اپنے گھر کی تعریف کریں لوگ اندھے ہیں لوگوں کو سب نظر آ رہا ہے یہ جو تم اپنے اندر کی گندگی کو چھپانا چاہتے ہیں اس کو چھپانا کا ایک بہانہ ہے یہ دیکھیں اللہ نے مجھے کیا دیا بھائی لوگ اندھے ہیں لوگوں کو نظر نہیں آتا خاموش رہو اللہ کے نعمتوں کی قدر کرو اور اس کے لیے اللہ کا شکر ادا کرتے رہو تو جب بھی ایسا سنو وقت نزدیک تو ایسا ہی ہوا یہ جب اس نے کہہ دیا تو اس نے کہا کہ یہ تم نے غلط بات کر دی ہے اور اس کے باغ کا پھل برباد ہو گیا پس وہ فقف افسوس ملنے لگا اس مال کے افسوس پر جو اس نے باغ پر خرچ کیا تھا اب وہ گرہ پڑا تھا اپنے چھپڑوں پر اور بسد حسد کہنے لگا کاش میں نے اپنے رب کا شریک نہ بنایا ہوتا اب کاش کہنے کا کوئی فائدہ نہیں اب جناب جیل میں پہنچ گئے ہیں آپ اب جناب آپ کے سارے کیس کھل گئے ہیں اب کاش کہنے سے کیا ہونا ہے اب تو بات ختم ہوگئی اب کاش کہہ رہا کاش میں اپنے رب کا شریک نہ بناتا (اللہ) اور نہ رہے گی اس کے پاس کوئی جماعت جو اس کی مدد کرتی اللہ کے مقابلے میں اور نہ ہی وہ بدلہ لینے کو قابل تھا اللہ کی اس جو نعمت کو جو اس نے ٹھہرایا تھا اللہ سے بدلہ کیسے لے سکتا تھا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا یہاں سے ثابت ہوتا ہے کہ سارا اختیار اللہ سچے کے لیے ہے سارا اختیار سچے خدا کے لیے ہے یہ لفظ بہت پیارے ہیں ذرا ایک دفعہ سارے بول دو سارا اختیار اللہ سچے کے لیے ہے اختیار سچے خدا کے لیے ہے پھر بولو سارا اختیار سچے خدا کے لیے ہے سچے خدا وہ سچا خدا **هُنَالِکَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَق** ہے سارا اختیار اس کو ہے- **هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ عُقْبًا** وہی دینے والا اور اس کے ہاتھ میں بہتر انجام ہے (اللہ)

اے نبی ﷺ آپکا رب کسی سے زیادتی نہیں کرتا

اور اس کے بعد ایک اور بھی مثال لے لو دنیاوی زندگی کی اے نبی ﷺ موضوع وہی چل رہا ہے جو اس بدبخت نے بات کی تھی یہ پانی کی طرح ہے جیسے ہم نے اتارا آسمان سے پس گنجان ہو کر اگتی ہیں اس پانی سے زمین کی انگوریاں پھر کچھ عرصے کے بعد وہ بوسیدہ گھاس ہو جاتیں ہیں اے نبی اگر ہم تھوڑی دیر کے لیے لہلہاتے باغ دے بھی دیں تو ایک وقت آئے گا کہ ہم یہ سب کچھ خشک کر دیں گے یہ سب کچھ فارغ ہو جائے گا چند دنوں کے لیے یہ ہریالی ہے یہ دنیا کی ہریالے چند دنوں کے لیے دیکھ رہے ہو اس کے بعد یہ گھاس بن جائے گی لیے پھریں گی ہوائیں ہوائیں اڑاتی پھریں گی اس گھاس کو اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے مال و فرزند تو صرف دنیاوی زندگی کی زیب و زینت ہیں یہ صرف دیا کے لیے زیب و زینت ہیں آخرت میں کوئی نہیں درع حقیقت باقی رہنے والی نیکیاں بہتر ہیں تیرے رب کے ہاں ثواب کے اعتبار سے اور بہتر ہے جن سے امید وابستہ کے

جاتیں ہیں اور غور کرو جس دن ہم پہاڑوں کو ان کی جگہ سے ہٹا دیں گے اور تم دیکھو گے زمیں کھلا ہوا میدان ہے اور ہم جمع کریں گے پس نہیں پیچھے رہنے دیں گے ان میں سے کسی کو ہوا ایک کو اکٹھا کر کے میدان عرفات میں لے آئیں گے اور پیش کیے جائیں گے آپ ﷺ کے رب کی بارگاہ میں صفیں باندھے ہوئے پھر ہم انیں کہیں گے کہ آج تم آئے ہو ہمارے پاس جیسے ہم نے تمہیں پیدا کیا تھا پہلی بار تم یہ خال کیے ہوئے تھے کہ ہم نہیں مقرر کریں گے وعدے کا وقت تمہیں خیال تھا کہ تم نہیں آؤ گے آج ہم نے تمہیں اکٹھا کر دیا اور رکھ دیا جاۓ گا ان کے سامنے نامہ اعمال پس تو دیکھے گا مجرموں کو وہ ڈر رہے ہوں گے اس سے جو اس میں ہے اور وہ کہیں گے سدحیف کیا ہو گیا ہے اس نوشتے کو کہ اس نے چھوٹے سے چھوٹے گناہ کو بھی نہیں چھوڑا اور کسی بڑے گناہ کو بھی نہیں چھوڑا مگر اس نے اس کا شمار کر لیا ہے اور اس دن وہ پالیں گے اس کا عمل جو انہوں نے اس کے سامنے کیے تھے اور آپ ﷺ کا رب کسی سے زیادتی نہیں کرتا.کہا نامہ اعمال ارے تم نے ہلکہ سا کسی کو مسکرا کر بھی دیکھا ہو گا ہم وہ نیکی بھی درج کر دیں گے کوئی بہت چھوٹا گناہ کیا ہو گا وہ بھی لکھا ہو گا چھوڑیں گے نہیں کوئی عمل بھی ہم رائیگاں نہیں جانے دیں گے ہم کسی پہ کبھی زیادتی نہیں کرتے کوئی زیادتی ہماری طرف سے نہیں ہوتی تم غریب ہوا اپنی وجہ سے ہو تم آج تکلیف میں ہو اپنی وجہ سے ہو تم پریشان ہو اپنی وجہ سے ہو ہم نے کبھی کچھ ایسا تمہارے اوپر نہیں ڈالا ہماری طرف نہ اسے منسوب کرو ہاں جب کوئی نعمت آئے تو رب کی طرف منسوب کرو خوسی آئے رب کی طرف منسوب کرو رحمت آئے بولو سارے بولو رب کی طرف لیکن جونہی کوئی زیادتی ظلم تکلیف وہ رب کی طرف منسوب نہ کرو وہ تمہاری اپنی کرتوتوں کی سزہ ہے اس کی طرف نہ کرو تو کہا تیرا رب یا نبی ﷺ کبھی کسی پر زیادتی نہیں کرتا ہم کبھی زیادتی نہیں کرتے یہ خوبصورت آیات ایک ہی موضوع پر کھڑی ہیں اپنی زندگی میں عاجزی اختیار کریں (انشاءاللہ)

کھو ذرا عاجزی اختیار کھو زیادہ مال نہ مانگو زیادہ روٹی پانی کے چکروں میں نہ پڑو اس نے دنیا کو ذلیل و خوار کر کے رکھ دیا ہے اپنی نظروں کو اپنے رب کے چہرے پر رکھو بس یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ وہ تو رب کے چہرے کی طرف دیکھتے رہتے تھے اللہ نے فرمایا یہ میرے چہرے کو دیکھتے ہیں تو ان کو دیکھ یہ میرے نوکر بن گئے ہیں تو ان کو دیکھ کیسے خوبصورت باتیں ہیں کیسی اعلی قرآن کی تعلیم لہذ پورا کا پورا یہ آج کا 49 آیت تک حصہ سورة کہف کا ایک موضوع کے ساتھ اللہ نے اتارا ہے کبھی اپنی دولت پر غبار نہیں کبھی اپنی کسی نعمت پر کوئی گھمنڈ نہیں اور اللہ ہم آج توبہ کرتے ہیں آمیں کہہ دو ذرا کہہ دو ہم توبہ کرتے ہیں ہم توبہ کرتے ہیں آج تک کسی بھی انداز میں ہم نے کسی بھی وجہ سے کبھی اپنی کسی نعمت پر کسی کو ڈی گریڈ کیا پیر صاحب کو بھی چاہیے کہ صرف یہی ہی نہ سمجھے کہ صرف میں ہی پیر ہوں بھائی اگر جو سامنے ھے وہ پیر ہے تو تجھ سے بڑا بنے گا وہ اللہ کی نعمت تم پر ہوئی ہے تم اس کو ہی نہ نہ لئی پھر جو تمہارے سامنے ہیں وہ بھی تو اللہ کے بندے ہیں ان پر بھی تو اللہ کی رحمت ہو سکتی ہے اس پہ نہ غرور کرو ان کو ڈی گریڈ نہ کرو وہ بھی تو اللہ کے بندے ہیں.

حضور غوث اعظمؒ نے فرمایا

کہ اگر کوئی کافر سے بھی ملے تو اس کو بھی اپنے سے بہتر جانے کہ اگر وہ سلام لے آئے تو تم سے زیادہ نیک مسلمان بنے گا۔

یہاں تو کافر سے بھی آپ گفتگو میں احتیاط کریں گے تو جا کہ آپ اپنے جیسے لوگوں کے ساتھ اپنے مسلمان بھائیوں کو ایسا سمجھیں لہذا پیر صاحب کو بھی احتیاط کرنی چاہیے عالم دین کو بھی احتیاط کرنی چاہیا اپنے شاگردوں کے ساتھ ایسا رویہ نہ رکھے کل کو وہ استاد بن گئے تو ہو سکتا ہے اس کے جیسے کئی اور استاد اس سے پیدا ہوں۔

حضور مجدد الف ثانیؒ

اپنے حضرت کے پاس آئے تھے تو حضرت باقی باللہؒ ایک دن بڑی محبت سے فرمایا بیٹے کھڑے ہو جاؤ کھڑے ہو گے فرمایا آؤ میری مسند پر بیٹھو کہا حضور میری اوقات نہیں ہے میں آپ کا مرید ہوں آپ کا شاگرد ہوں کہا نہیں نہیں میں خود حکم دے رہا ہوں تم بیٹھ جاؤ آپ مسند پہ بیٹھ گئے خود ان کے سامنے نیچے بیٹھ گئے کہا یہ کہا حضور یہ کیا کر رہے ہیں ایک تو مجھے مسند پر بٹھا دیا اب آپ میرے سامنے نیچے تو نہ بیٹھیں آپ اوپر بیٹھیں فرمایا نہیں نہیں یے شیخ احمد تو ایسا سورج ہے کہ میرے جیسے کئی ستارے تجھ میں گم ہو چکے ہیں تو شاگرد تو ہے ہی میرا لیکن تو کل کو ایسا سورج بنے گا کہ میرے جیسے کئی ستارے تجھ میں گم پہچان گئے تھے اس لیے سامنے بیٹھ گئے

حضور ﷺ نے بھی حسان بن ثابتؓ کو بلایا کہا حسان ممبر پہ بیٹھو اور خود سامنے نیچے بیٹھ گئے کہا حضور ﷺ یہ نہ کریں کہہ آپ میں امتی غریب کہا نہیں نہیں تم میرے ثناہ خاں ہو اور ثناہ خانی کی عزت یہ ہے کہ تو اونچا بن کے بیٹھے لہذا میں نیچے بیٹھ کہ سنوں گا۔

لہذا علماء کو بھی یہ سوچنا ہے صوفیاء کو بھی یہ سوچنا ہے کہ وہ اپنے معاملات ایسے بنائیں کہ کبھی بھی کسی کو ڈی گریڈ کرنے کا کوئی لمحہ ایسا نہ آئے استاد کو اپنے شاگردوں کے ساتھ ایسا رویہ بنانا ہے کلاس کے اندر باہر جہاں بھی بھائی کل کو اگر ایم فل، پی ایچ ڈی کر لی تو کل کو مجھے اس کے کالج میں شاید نوکری کرنی پڑ جائے اس لیے یہ بہت بڑا مسئلہ ہے تو قرآن نے یہاں کھول کر رکھ دیا اللہ مجھے آپ کو سمجھنے کی توفیق دے آمین آج جو ہے وہ میرے لفظوں میں ربط نہیں ہے اس قدر خوبصورت کلام تھا میری یہ کوشش شاید اس تک نہیں جا سکی شاید یقیناً نہیں جا سکی جہاں تک قرآن لے جانا چاہتا ہے۔

اللہ مجھے آپ کو عمل کی سعادت عطا فرمائے (آمین)